مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو نسبتاً افاقہ ہے۔ البتہ درد نقرس کلی طور پر رفع نہیں ہوا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا لڑکا امین احمد تا حال بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
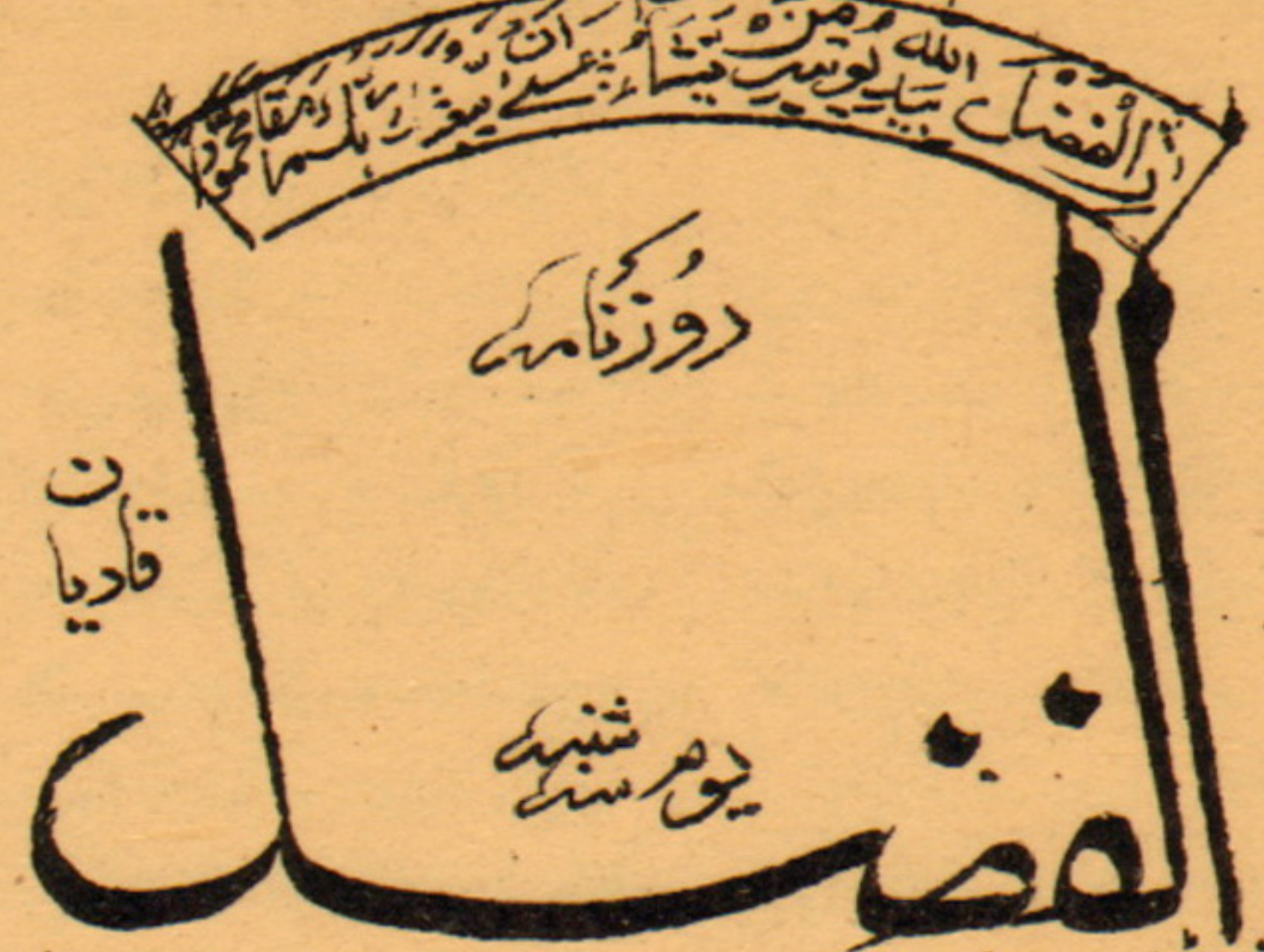
جلد ۳۵ | ۱۵ ماہ شہادت ۱۳۲۶ ہش | ۲۲ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۱۵ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۸۹

ایک نیا فتنہ

صوبہ ممالک متوسط کی اسمبلی میں پنڈت شکلا وزیر اعظم نے ایک مسودہ قانون پیش کیا ہے۔ جس کی غرض یہ ہے کہ اس صوبہ میں کسی ضرورت کے لئے بھی گائے بیل۔ بھیڑ۔ بکری کا ذبح کرنا تعزیری جرم ہو گا۔ اس قانون کی ضرورت یہ بتائی گئی ہے۔ کہ صوبہ مذکور میں ان جانوروں کی بے حد کمی ہے۔ اگر ان کا ذبح کرنا ممنوع نہ قرار دیا گیا۔ تو ان کی نسلیں نابود ہو جائینگی۔

اس صوبہ میں جاتی ہندوؤں کی حکومت ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کثرت رائے سے یہ قانون ضرور پاس ہو جائے گا۔ یہ عجیب غریب قانون پیش خیمہ ہے۔ اس تغیر و تبدل کا جو جاتی ہندو راج میں ہندوستان میں ہونے والا ہے۔ یہ پرلے درجہ کا فرقہ پرست اور متعصب گروپ جس کی تمام تاریخ عدم مساوات اور ناروا داری کی ایک دردناک داستان ہے۔ اس ملک میں جہاں مختلف مذاہب رکھنے والے لوگ بستے ہیں۔ ایسی حکومت قائم کرنے پر تلا ہوا ہے کہ جس کے زیر سایہ تمام دیگر مذاہب کے لوگ سانس بھی نہیں لے سکیں گے۔

کون نہیں سمجھ سکتا کہ بھیڑ بکری وغیرہ جانوروں کے ذبح کی ممانعت محض ایک پردہ ہے۔ اور گوسالہ پرستی کی ذہنیت ہے۔ جو دراصل اس کی محرک ہوئی ہے۔ روئے زمین پر کوئی ایسا خطہ نہیں جہاں انسانی خوراک پر اس قسم کی ناروا پابندیاں عائد کی گئی ہوں۔ خواہ ایسے جانوروں کی کتنی ہی کمی ہو گئی ہو۔ آج تک کسی ملک نے محض اقتصادی نقطہ نظر سے کلی طور پر ایسے جانوروں کا ذبح کرنا ممنوع قرار نہیں دیا۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی خاص نسل کی حفاظت کے لئے کچھ پابندیاں لگا دی گئی ہوں۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ مثلاً تمام قسم کی سبزیاں تمام قسم کا اناج یا تمام قسم کا گوشت یا اور کوئی چیز جو انسانوں کی غذا کے طور پر استعمال ہوتی ہے بند کر دی گئی ہو۔ اس صوبہ میں نصف سے زیادہ آبادی جس میں مسلمان عیسائی اچھوت وغیرہ اقوام شامل ہیں ایسی ہے جو گوشت بطور غذا استعمال کرتی ہے۔ آج جبکہ ہندوستان میں خوراک کی اس قدر کمی ہے سمجھ نہیں آتی۔ کہ یہ صوبہ خوراک کی کمی کو جو اس طرح واقع ہو جانے گی کس طرح پورا کر سکے گا۔ پھر جو لوگ گوشت کا استعمال اپنی صحت وغیرہ کے لحاظ سے ضروری سمجھتے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ انہیں اس سے محروم کر دیا جائے۔ اس لحاظ سے بھی اقتصادی عذر محض بہانہ تراشی کے سوا کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ اصل وجہ یہی ہے۔ کہ جاتی ہندو دیگر مذاہب کے پیرؤوں سے بھی بالجبر گوسالہ پرستی کرانا چاہتا ہے۔ اور اپنی ہیچ در ہیچ فطرت کے تقاضا سے سیدھی طرح اس غرض کو پورا نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ اس پر معقولیت اور مصلحت بینی کا ملمع چڑھا کر فریب سے کام لینا چاہتا ہے۔

یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ جس کی روک تھام اگر ابھی سے نہ کی گئی تو ڈر ہے کہ یہ وبا تمام کانگرسی صوبوں میں پھیل جائے گی۔ اور دوسرے مذاہب میں ناروا دخل اندازی ہونے کے باعث ہندوستان کی پہلے ہی الجھی ہوئی گتھی کو اور بھی زیادہ الجھا دے گی۔ یہ بات تو معقول ہے۔ کہ کوئی اپنی ذات کے لئے کچھ اس قسم کی پابندیاں اختیار کر لے۔ لیکن ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ کہ اپنے اعتقادات دوسروں پر ٹھونسنے کہاں کی رواداری ہے اور اس طرح اس کو دوسروں پر ٹھونسنے سے کس طرح امن عامہ قائم رہ سکتا ہے خاصکر جبکہ آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ اس خاص عقیدہ کے بین متضاد عقیدہ رکھتا ہو۔ ایسی اشیاء ممنوع قرار دینا جس کی ممانعت بر مذہباً کسی فرقہ کو اعتراض نہ ہو جائز ہو سکتا ہے۔ مثلاً شراب ایک ایسی چیز ہے۔ کہ ہندو مسلمان یا کوئی اور مذہب والا اس کے استعمال کو جائز نہیں سمجھتا۔ اگر اس کی کشید و فروخت پر پابندیاں عائد کر دی جائیں۔ تو کوئی حرج نہیں ہو گا۔ اگرچہ ہماری دانست میں عیسائی لوگ اپنی مذہبی رسومات کی ادائیگی کے لئے اگر اس کا استعمال ضروری سمجھیں۔ تو ان کو اجازت دینا نہایت ضروری ہے۔ مگر عیسائی بھی اس چیز کے معمولی استعمال کو مستحسن نہیں سمجھتے۔ اس لئے ملک میں ایسا قانون جو شراب کو ممنوع قرار دے جائز ہی نہیں بلکہ مفید ہے۔ لیکن ایسی چیز کا ممنوع قرار دینا جو غذا کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ اور جس کو دوسرے مذاہب والے جائز ہی نہیں بلکہ ضروری حصہ خوراک سمجھتے ہوں۔ اس پر اس قسم کی پابندی سخت خطرناک نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ اور ملک میں ایسے فتنہ و فساد کا دروازہ کھول سکتی ہے۔ کہ جس کو بند کرنا ناممکن ہو جائے گا اور یہ سرزمین جہنم کا نمونہ بن جائے گی

صوبہ متوسط میں کانگرسی حکومت ہے اس لئے کانگرس کے ان سربرآوردہ لیڈروں کا جو ہندوستانی سیاست میں پیش پیش ہیں۔ اور خاصکر گاندھی جی کا یہ فرض ہے۔ کہ اس فتنہ کا فوری انسداد کریں۔ یہ لیڈر عبوری حکومت اور ہندوستان

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

کے دیگر ملکی اعلیٰ عہدوں پر بطور کانگرسی نمائندوں کے فائز ہیں۔ کانگرس ایک سیاسی ادارہ ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ تمام باشندگان ملک کی نمائندہ ہے۔ اس لئے اس کی صوبہ متوسط میں دخل اندازی صوبائی معاملات میں دخل اندازی نہیں کہلا سکتی۔ یہ اثر کانگرس کو بطور کانگرسی نظام کے ڈالنا چاہیئے اور پنڈت شکلا اور صوبہ کے دیگر عمائد اسمبلی کو اس نظام کے ماتحت ایسی فتنہ انگیز سکیموں سے باز رکھنا چاہیئے اگر کانگرس واقعی ہندوستان میں امن وامان کی خواہاں ہے۔ اور گاندھی جی واقعی نہیں چاہتے کہ ہندوستان یا دیگر اقوام ہند آپس میں گتھم گتھا ہوں۔ تو ہم پنڈت نہرو اور گاندھی جی سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ جلد از جلد اس فتنہ کو روک دیں گے اور پنڈت شکلا پر زور ڈالیں گے کہ وہ یہ ناواجب مسودہ قانون واپس لے لیں۔ اس قانون سے سوا نقصان کے کوئی فائدہ نہیں۔ ہم سے زیادہ جانوروں کی نسلیں قائم رکھنے کے حق میں کوئی نہیں۔ مگر اس کے لئے ہم کو وہ علمی اور عملی طریقے اختیار کرنے چاہئیں جو آسٹریلیا یا ہالینڈ جیسے ممالک میں اختیار کئے جاتے ہیں۔ کہ یہی ممالک نہ صرف تمام دنیا کو دودھ اور مکھن ہی بلکہ ہر قسم کا گوشت بھی فراہم کرتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی سندھ سے واپسی

سکھر میں قیام

حیدرآباد سندھ ۳۰ مارچ۔ ساڑھے بارہ بجے کے قریب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ قافلہ سندھ ایکسپریس میں سوار ہوئے۔ جب گاڑی پڈعیدن پہنچی۔ تو وہاں بہت سے احمدی احباب جو اردگرد کی جماعتوں کمال ڈیرہ۔ جمال پور۔ شریف آباد فارم دیہہ ماکھنڈ۔ دیہہ موری۔ باندھی۔ اکرہ کرنڈی۔ مصری واہ وغیرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنے پیارے امام کی زیارت اور شرف ملاقات حاصل کرنے کے لئے پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ میلوں سے آئے ہوئے تھے۔ جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ بھی سکھر سے تشریف لے آئے تھے۔ انہوں نے سب احباب کا فرداً فرداً تعارف کرایا۔ احمدیوں کے علاوہ متعدد غیر احمدی دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ جماعت کی طرف سے معزز مہمانوں کی خدمت میں سوڈا واٹر پیش کیا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تبرک حاصل کرنے کے لئے بعض دوستوں نے شربت کے گلاس پیش کرنے شروع کئے۔ یہ سلسلہ لمبا ہوتا چلا گیا۔ مگر حضور نے ہر پیشکش کو نہایت خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ گاڑی روانہ ہونے کو تھی۔ مگر خدام اپنے پیارے آقا کے گرد گھیرا ڈالے بدستور کھڑے تھے۔ وہ اس تھوڑے سے وقت میں اپنے پیارے آقا کا زیادہ سے زیادہ قرب حاصل کرنا چاہتے تھے۔ گاڑی کے روانہ ہو چکنے پر اس مختصر سی ملاقات کو ناکافی سمجھ کر انہوں نے ساتھ ساتھ دوڑنا شروع کر دیا۔ مگر ان کی خواہشات اور ان کے جذبات کے خلاف گاڑی بہت جلد آگے نکل گئی۔ فرزانگی کا یہ منظر قریباً ہر سٹیشن پر جہاں گاڑی کھڑی ہوتی۔ نظر آتا۔ جونہی گاڑی سٹیشن پر ٹھہرتی پروانے فوراً شمع کے گرد جمع ہو جاتے۔ اپنے پیارے آقا کو دیکھ کر مسرت و انبساط کے جو جذبات ان کے دلوں میں موجزن ہوتے۔ وہ ضبط تحریر سے باہر ہیں۔ نوابشاہ کے سٹیشن پر بھی یہی منظر دیکھنے میں آیا۔ اردگرد کی جماعتوں کے بہت سے دوست سٹیشن پر موجود تھے۔

جناب چوہدری محمد سعید صاحب نے حضور کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ ۶ بجے کے قریب گاڑی روہڑی پہنچی۔ حضور مع قافلہ کاروں میں سوار ہو کر جناب سید غلام مرتضیٰ صاحب ایگزیکٹو انجینئر کے بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ سکھر میں قیام کے حالات کسی گذشتہ اشاعت میں نکل چکے ہیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔ دوسرے روز یعنی ۳۱ مارچ کو حضور نے وہاں سے روانگی کا عزم فرمایا۔

قیام سکھر کے دوران حضور مختلف مواقع پر جو ملفوظات فرماتے رہے۔ انہیں اختصار کے ساتھ اپنے الفاظ میں وقتاً فوقتاً پیش کیا جاتا رہیگا۔ ایک موقع پر جبکہ بہت سے عمائدین شہر مدعو تھے۔ اس استفسار کے جواب میں کہ مسلمانوں کی جو جائیدادیں اور زمینیں ہندوؤں نے معمولی معمولی وجوہ کی بناء پر ہتیالی ہیں۔ وہ قانوناً واپس ہونی چاہئیں۔ حضور نے فرمایا۔

یہاں مسلمانوں کی پچھلے زمانہ میں یہ حالت تھی۔ کہ یا تو وہ کمائی کرتے ہی نہ تھے۔ یا پھر اسے عیاشی میں اڑا دیتے تھے۔ اب ایسی جائیدادیں جو مسلمانوں نے عیاشی میں ضائع کی ہیں۔ اگر وہ ہندوؤں کے قبضہ میں چلی گئی ہیں۔ تو اس میں ان کا کیا قصور ہے۔ وہ نہ لیتے تو کوئی اور لے لیتا۔ دوسرے قانون پیچھے کی طرف نہیں جاتا۔ اس طرح امن قائم نہیں رہ سکتا۔

ہمیں ایسا قانون بنانا چاہیئے۔ کہ اگر وہ ہم پر چسپاں کیا جائے۔ تو ہم بھی اسے بخوشی قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر کوئی شخص خود اپنی دولت تباہ کرنا چاہے تو اس میں قانون کو کیا دخل ہے۔ قانون اس وقت مداخلت کریگا۔ جب یہ ثابت ہو جائیگا۔ کہ فریق مخالف دھوکا یا فریب سے کام لے رہا ہے۔ جب مسلمان خود اپنے آپ کو ہلاکت کے لئے پیش کر دیں۔ تو اس میں دوسرے کا کیا قصور ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ آپ اسی سے اندازہ لگائیں۔ کہ ہندو مسلمانوں سے نہیں خریدتے۔ لیکن مسلمان ان سے خریدتے ہیں۔ اگر بالفرض محال یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ باقی چیزیں ہندو بھی مسلمانوں سے خریدتے ہیں۔ تو کم از کم کھانے پینے کی اشیاء ایسی ہیں۔ کہ جن کے متعلق یہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ مسلمان تو ان سے خریدتے ہیں۔ لیکن ہندو مسلمانوں سے نہیں خریدتے۔ اگر صرف کھانے پینے کی اشیاء کا ہی تخمینہ لگایا جائے۔ تو اتنی رقم کئی کروڑ تک پہنچ جاتی ہے۔ اور یہ ایسی رقم ہے۔ جو کسی طرح بھی مسلمانوں کے پاس واپس نہیں آتی۔ اب اس کے ذمہ دار ہندو نہیں ہیں۔ بلکہ خود مسلمان ہیں۔ جن میں احساس اور بیداری نہیں ہے۔ جو نقصان ہمیں کیریکٹر کی کمزوری کی وجہ سے پہنچتا ہے۔ ہم اس کی ذمہ داری دوسروں پر نہیں ڈال سکتے۔ (باقی)

(منیر احمد دہلوی)

احباب فوری توجہ فرمائیں!

مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نہایت اہم مطالبات

واقفین جائیداد و تنخواہ سے مطالبہ ادائیگی ـــــ امانت فنڈ میں روپیہ منتقل کیا جائے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت میں جو اہم مطالبات جماعت سے فرمائے۔ ان کا خلاصہ احمدی احباب کی اطلاع کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ چونکہ بجٹ ۱۹۴۷-۴۸ء میں کئی لاکھ کی کمی ہے۔ اور بعض فوری ضروریات کے لئے کئی لاکھ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے ان مطالبات کی طرف فوری توجہ ہونی چاہیئے۔ حضور کا ارشاد ہے کہ

(۱) جن احباب نے جائیدادیں وقف کی ہوئی ہیں۔ وہ چھ ماہ تک جائیداد وقف کی بازاری قیمت پر ایک روپیہ فیصدی ادا کریں۔

(۲) جن احباب نے تنخواہیں وقف کی ہوئی ہیں۔ وہ بھی ایک ماہ کی تنخواہ چھ ماہ تک ادا کریں۔

(۳) جن احباب نے نہ تو جائیداد وقف کی ہے۔ اور نہ تنخواہ۔ وہ ایک ماہ تک وقف کریں۔ ان پر بھی وہی اصول ادائیگی عائد ہوگا۔ جو ۱ و ۲ میں درج کیا گیا ہے۔

(۴) جو احباب وقف نہیں کریں گے۔ انہیں جائیداد پر ½ فی صدی اور نصف ماہ کی تنخواہ لازماً ادا کرنی ہوگی۔

(۵) ایسے احباب جو نہ تو وقف کریں گے۔ اور نہ مطالبہ مطابق ۴ بالا پورا کریں گے۔ آئندہ اس تحریک میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔

(۶) فوری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہر وہ دوست جس کے پاس روپیہ ہو۔ خواہ بنک میں ہو یا گھر میں۔ کہیں اور فوراً اپنا روپیہ امانت فنڈ میں جمع کرا دے۔ یہ روپیہ واپس کیا جائیگا۔

کھلا خط بنام مولوی عبداللہ صاحب بہائی

جناب مولوی صاحب! والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

گزشتہ ماہ فروری میں جب آپ پشاور آئے تھے۔ تو ناکسار کو جناب نے نصیحت فرمائی تھی۔ کہ انسان پرستی اچھی نہیں ہوتی۔ چاہیئے کہ ہر ایک بات کو سوچ سمجھ کر تسلیم کیا جائے۔ کسی کی اندھی تقلید کرنا انسان پرستی ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ میں نے جناب کی خدمت میں سوال کیا تھا۔ کہ براہ مہربانی یہ بتائیں کہ آج تک دنیا میں کوئی ایسا گروہ آپنے دیکھا ہے۔ جو یہ اقرار کرتا ہو کہ ہم انسان پرست ہیں۔ یا فلاں کو اللہ تعالےٰ کا شریک تسلیم کرتے ہیں۔ قرآن مجید نے مشرکین مکہ کو بار بار ملزم کیا ہے کہ یہ بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور عیسائیوں کی نسبت کہا ہے۔ کہ یہ مسیح ابن مریم کو خدا مانتے ہیں۔ کیا آپ کے نزدیک یہ الزام درست ہے۔ حالانکہ قرآن مجید نے مشرکین مکہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ۔ کیا ان کا یہ انکار اور عذر قرآن مجید نے تسلیم کر لیا تھا کہ یہ لوگ مشرک نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ تو محض وسیلہ کے طور پر ان کو عبادت میں شریک کرتے ہیں؟ آپ نے کہا تھا کہ مشرکین مکہ نے جھوٹ بولا ہے۔ جو کہا ہے۔ کہ ہم ان کی عبادت نہیں کرتے۔ وہ بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ میں نے کہا۔ اگر آج اس زمانہ میں ایک گروہ ایک انسان کی پوجا کرے۔ اور پھر وہی عذر پیش کرے۔ جو مشرکین مکہ نے پیش کیا۔ تو کیا وہ اپنے قول میں سچے ہیں۔ جب آپنے خاموشی اختیار کی۔ تو میں نے عرض کی۔ کہ آپ ہاں کریں یا نہ۔ کچھ تو جواب دیں۔ آپ نے کہا۔ کہ تمام مظاہر الٰہیہ کی اسی رنگ میں عبادت کی جاتی رہی۔ میں نے کہا کیا آپ اسلامی تاریخ سے یا قرآن مجید سے ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ صحابہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس رنگ میں پوجا کی ہو۔ جس طرح آپ بہاء اللہ کی پوجا کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی تو خدا تعالےٰ کے مظہر تھے؟

آپ نے پہلو بدل کر کہا کہ اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے پہلے مسئلہ شرک اور توحید کو سمجھنا چاہیئے۔ میں نے کہا بہت اچھا مجھے سمجھائیے۔ تو آپ نے کہا کہ میں تم کو لوح توحید دونگا۔ وہ پڑھیں مگر کتاب لوح توحید آپ نے نہ دوران قیام پشاور مجھ کو دی۔ اور نہ اب تک کتاب مذکور مجھے ارسال کی ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار ملتمس ہوں۔ کہ جناب کتاب ارسال فرماویں۔ دوسری عرض یہ ہے۔ کہ آپ لوگ فی الحقیقت شرک فی العبادت کے مرتکب ہیں۔ جیسا کہ کتاب عصر جدید میں لکھا ہے۔

"دعا کرتے وقت ہمیں ایسی چیز کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس پر ہم اپنی توجہ کو جمع کر سکیں جب ہم خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں اپنے دل کو کسی مرکز کی طرف لگانا پڑتا ہے۔ اگر کوئی خدا کو جاننا چاہے تو وہ اسے اس کے کمل آئینے مثل حضرت بہاء اللہ اور حضرت مسیح میں دیکھے۔ ان آئینوں میں ہی وہ آفتاب الوہیت کو پرتو فگن دیکھ سکتا ہے"

کتاب عصر جدید صفحہ ۱۲۷

"اس شخص کی مثال جو خدا کی اس کے ظہور کے بغیر پرستش کیا جاتا ہے۔ اس شخص کی مانند ہے۔ جو اندھیری کوٹھڑی میں رہ کر اپنے تصور کے ذریعہ آفتاب کی دھوپ کے مزے اڑانے کی کوشش کرتا ہے۔" (عصر جدید صفحہ ۱۲۸)

جناب مولوی صاحب باوجود انسان پرستی کرنے کے پھر اسی کتاب میں لکھا ہے "بہائی بہاء اللہ کی انسانی شخصیت کی پوجا نہیں کرتے۔ بلکہ مجد بہا یا جلال الٰہی کی پرستش کرتے ہیں۔ جو آپ کی شخصیت کے ذریعہ ظاہر ہوا" (صفحہ ۱۲۰)

مولوی صاحب کیا بہائیوں کا یہ عذر ہو بہو اہل مکہ کے مشرکین اور عیسائیوں کے ساتھ ملتا جلتا نہیں؟

آپنے دوران گفتگو کہا کہ میں قرآن مجید کو اب بھی واجب العمل اور حق اور باطل میں قول فیصل یقین کرتا ہوں۔ اگر یہ بات صحیح ہے۔ تو برائے خدا اب غور فرمائیں کہ بہائیوں کا طریق عمل کہاں تک قرآن مجید کے مطابق ہے۔ کیونکہ قرآن مجید نے بار بار تاکید فرمائی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں۔

اس وقت تین آیات کیطرف توجہ دلاتا ہوں

(۱) قل انما ادعوا ربی ولا اشرک بہ احدا ۲۹/۱۲

(۲) انما الٰھکم الٰہ واحد فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً ۱۶/۱۲

(۳) فاعبد اللہ مخلصاً لہ الدین الا للہ الدین الخالص والذین اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ ۳۹/۲۴

پس بہائیوں کا عیسائیوں کے طریق کے مطابق بہاء اللہ کو معبود ماننا اس بات کا کھلا کھلا اقرار کرنا کہ مسیحیت اور بہائیت کے اصول ایک سے ہیں۔

پھر آپ لوگوں کا احمدیوں کو نصیحت کرنا کہ انسان پرستی نہ کریں کیا معنے رکھتا ہے حالانکہ احمدی سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی کی پرستش نہیں کرتے۔ وہ خدا کے رسول اور اس کے خلیفہ کو خدا کا بندہ ہی سمجھتے ہیں۔ مولوی صاحب ذرا غور کریں۔ احمدیت جیسی اعلےٰ نعمت کو ترک کر کے آپ نے کس جنس کو خریدا ہے۔ یہ تجارت آپ کو ہرگز نفع نہ دے گی۔ موت کے دن قریب ہیں۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ حق و باطل میں تمیز کریں۔ اور حق کو قبول کریں۔ تاکہ آپ کا بھلا ہو۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار:- عبدالکریم نائب سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ

نوائے وقت

محمد مصطفےٰ پر جاں فدا کرنے کا وقت آیا
دلوں کو پھر خدا سے آشنا کرنیکا وقت آیا

جہاں سے کفر و بدعت کے فنا کرنیکا وقت آیا
حریم قدس میں سجدے ادا کرنے کا وقت آیا

خدائی کو شناسائے خدا کرنے کا وقت آیا

زمانہ آج سارا غرق طغیان ضلالت ہے
زمانہ کہہ رہا ہے وقت تبلیغ رسالت ہے

جہاں سرگشتہ دیر آشنا رشد و ہدایت ہے
ظہور مصلح موعود خود اس کی علامت ہے

کہ استخلاف کا وعدہ وفا کرنے کا وقت آیا

دلوں پر بارش انوار حق برسانے والا ہے
علم اسلام کا پھر چار سو لہرانے والا ہے

غلامان محمد کے جہاں کو گانے والا ہے
عروج احمدیت کا زمانہ آنے والا ہے

جری اللہ کو غلبہ عطا کرنے کا وقت آیا

دیار کفر کو نور خدا سے پر تقیں کر کے
کلیسا کو حرم کا تابع و زیر نگیں کر کے

سم قاتل کو تریاق دم عیسیٰ انگبیں کر کے
جہاں کو روشناس واقف دین متیں کر کے

خدائے پاک کی حمد و ثنا کرنے کا وقت آیا

محمد کی غلامی میں زمانے بھر کو لانا ہے
غلام احمد مختار کا ڈنکا بجانا ہے

بلند و پست پر اسلام کا پرچم اڑانا ہے
براہین قوی سے کفر کا ہر قصر ڈھانا ہے

اٹھو نسل کہ دیں پر جاں فدا کرنے کا وقت آیا

خاکسار:- آفتاب احمد بسمل پشاور

حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳)

(از مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

حضرت سیٹھ صاحب نے اس زبانی اطلاع کو اپنی سادگی اور مومنانہ سادگی سے کافی سمجھا۔ قانوناً حد کافی نہ تھی۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ باقاعدہ نوٹس دیتے۔ جو عند الضرورت ان کی علیحدگی کا ثبوت ہوتا۔ انہوں نے اپنی ایمانداری کے نقطۂ نظر سے سمجھا کہ یہ شرکاء سے الگ ہونے کو قانونی علیحدگی کیوں نہیں سمجھیں گے۔ یہ خیال درست نہ تھا۔ چند ماہ کے بعد وہ کمپنی ٹوٹ گئی۔ اس لئے کہ اس میں فعال وجود تو یہی تھے۔ کمپنی کے ساہوکاروں نے شرکاء کمپنی پر ساٹھ ستر ہزار کا دعویٰ کر دیا۔ اور سیٹھ صاحب بھی ایک مدعی علیہ قرار دیئے گئے۔

یہ مقدمہ ۱۹۲۹ء تک جاری رہا۔ گویا یہ سترہ برس کا ایک لمبا ابتلا تھا۔ مگر اس عرصہ میں سیٹھ صاحب کے ثبات قدم کو جنبش نہ ہوئی۔ ۱۹۱۹ء میں جب میں پہلی مرتبہ آیا۔ تو سیٹھ صاحب اکثر میرے پاس منٹگمری ہوٹل میں آتے تھے۔ اور بعض اوقات وہ ایک ایک گھنٹہ سے بھی زائد قیام کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام آتے ہی ان پر ایک قسم کا لرزہ اور گریہ طاری ہو جاتا۔ اور بار بار اس کا اظہار کرتے۔ کہ میں ان کو دیکھ نہ سکا۔ اس قسم کے جماعت میں اور بھی لوگ ہوں گے۔ اسی رنگ کا ایک بزرگ میں نے انگلستان کے نومسلموں میں دیکھا۔ اس کے قلب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کا ایک سمندر موجیں مارتا تھا۔ اور جب مجھ سے پوچھتا کہ کیا آپ نے ان کو دیکھا ہے۔ اور میرا جواب ہاں سن کر اس پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ غرض ان ایام میں بھی وہ اس ابتلا میں تھے۔ مگر میں نے دیکھا کہ کامل انشراح صدر سے وہ رضا بالقضا پر عامل تھے۔ اس پر انہیں ایک کثیر رقم ادا کرنی پڑی۔ یہ ابتلا معمولی قسم کا ابتلا نہ تھا۔ مالی ابتلاؤں میں جب تک تعلق باللہ پر کامل ایمان اور اس کی قضا کے ساتھ اطاعت نہ ہو ... بڑے بڑے شیخیاں بگھارنے والوں کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ اور اکثر خودکشیاں کر لیتے ہیں۔ اس خصوص میں حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا رضی اللہ عنہ تاجر مدراس کا نمونہ قابل رشک ہے۔ مالی ابتلاؤں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ مگر اس کامل مومن کا قدم آگے ہی بڑھتا گیا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے قائم کردہ سلسلہ کے لئے مالی قربانیاں ایک بے نظیر نمونہ ہے۔ بہرحال یہ ابتلا سیٹھ صاحب پر آیا اور جیسا کہ مومن کی شان ہے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ پر ایمان کا ایک عمدہ نمونہ پیش کیا۔ ان ایام میں ان کا معمول تھا۔ کہ وہ ہر دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دعا کے لئے خط لکھتے اور مقامی طور پر حضرت میر محمد سعید صاحب رضی اللہ عنہ کو بھی تحریک دعا کرتے رہتے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خود اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و بکا کرتے رہتے۔ اور یہ وہ نسخہ تھا۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے سیکھا تھا۔

اندریں وقت مصیبت چارۂ ما بیکساں
جز دعائے بامداد و گریہ اسحار نیست

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ان ایام میں اپنے ہاتھ سے سیٹھ صاحب کو تسلی کے خطوط لکھتے۔ اور ان کے خطوط کا جواب دیتے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کو لکھا کرتے تھے (یہ مجموعہ مکتوبات میں نے چھاپ دیا ہے) سیٹھ صاحب کا ایمان ان خطوط کو پڑھ کر ایمانی قوت پاتا تھا۔ سیٹھ صاحب کی زندگی کا یہ واقعہ نہایت عجیب ہے۔ جو ایک طرف ان کی ایمانی قوت کا مظہر ہے۔ اور یہ کہ ان کو دعاؤں کی قبولیت پر کس قدر یقین تھا۔ دوسری طرف اس سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی قبولیت کا وہ ایک زندہ نشان ہے۔

ابتلا نقص من الاموال کے رنگ میں آیا۔ اور اتنا لمبا ہوا کہ سترہ برس گذر گئے جس عرصہ میں ایک بچہ پیدا ہو کر جوان بلکہ صاحب اولاد ہو سکتا ہے۔ مگر اس ابتلاء نے سیٹھ محمد غوث پر کیا اثر کیا؟ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل سے مال کی ایمان سوز محبت کو فنا کر دیا۔ اور اس کی جگہ سلسلہ کے لئے اموال کی قربانی کو ان پر آسان اور لذیذ بنا دیا۔ جیسا کہ ان کے بعد کے طرز عمل سے ثابت ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے وہ مفلس اور قلاش نہیں ہو گئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال۔ ان کی اولاد میں برکت پر برکت رکھ دی۔ وہ شخص جو ایک دن حیدر آباد میں اس حیثیت سے آیا تھا۔ کہ اس کو سر چھپانے کو جگہ نہ تھی۔ آج اسکی چھت کے نیچے بہتوں کو آرام اور سکھ حاصل ہے۔ وہ جو اکیلا تھا۔ آج ایک وسیع خاندان اپنے پیچھے چھوڑ کر گیا ہے۔ ان کا وجود ثبوت تھا اس امر کا کہ وہ جو خدا کے لئے کچھ کھوتا ہے۔ وہ ضائع نہیں کرتا بلکہ بہت کچھ پاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کے مخلصین ابتلاؤں کی بھٹیوں میں ڈالے جاتے ہیں۔ مگر اس لئے نہیں کہ وہ تباہ کر دیئے جائیں۔ بلکہ اگر وہ لوہا ہوں۔ تو فولاد بن جاویں۔ سونا ہوں۔ تو کندن ہو جاویں ان کی ترقیات روحانی کا یہ ایک ناقابل خطا گر ہے (باقی آئندہ)

مسلمانوں کیلئے اقتصادی ترقی کا موقع

جیسا کہ مختلف اخبارات میں شائع شدہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ غیر مسلم کارخانہ داروں نے مسلمان مزدوروں اور کاریگروں بلکہ ٹانگہ والوں تک کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ مسلمانوں کے لئے اپنی اقتصادی حالت بدلنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ایک اچھا موقعہ پیدا کیا ہے۔ اور مسلمانوں کو اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اس وقت تک ان اضلاع میں بھی جن میں مسلمانوں کی آبادی ستر پچھتر فی صدی سے بھی زیادہ ہے۔ وہاں بھی گورنمنٹ کے کنٹرول میں جو تجارتی ادارے سنڈیکیٹ یا سپلائی ڈپو وغیرہ قائم کئے گئے ہیں۔ وہ تقریباً یا تو کلیۃً غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہیں۔ اور اگر کسی ادارہ میں مسلمانوں کی نمائندگی کا لحاظ کیا گیا ہے۔ تو وہ نمائندگی ایسی غیر موثر ہے کہ مسلمانوں کے نمائندے عملاً اس میں بے بس ہیں۔ اب یہ موقعہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے نمائندے موجودہ حالات کو جو غیر مسلموں نے خود پیدا کئے ہیں۔ پیش کر کے گورنمنٹ سے مطالبہ کریں۔ کہ جن اضلاع میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ان میں مختلف فرقوں کی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے ایسے تجارتی اداروں میں مسلمانوں کو شامل ہونے کا موقعہ دے۔ اور یہ کہ گورنمنٹ نے غیر مسلموں کی تجارت کی حفاظت کے لئے جو پالیسی اور اس کے ماتحت جو ضلع کے حکام کو ہدایات دی ہوئی ہیں۔ اس کی نظر ثانی کرے۔

مجھے اس معاملہ میں ایک ضلع کے افسر سے مسلمانوں کی طرف سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ اور اس افسر نے باوجودیکہ اس ضلع میں مسلمانوں کی آبادی ۷۵ فی صدی سے اوپر ہے۔ یہ کہا۔ کہ چونکہ تجارت غلہ وغیرہ کی پہلے سے ہندوؤں کے ہاتھ میں رہی ہے۔ اس لئے اب غلہ کے مہیا کرنے کی سنڈیکیٹ میں مسلمانوں کو ان کی آبادی کی نسبت کے لحاظ سے شامل نہیں کیا جا سکتا۔ اور بالآخر بڑی تگ و دو کے نتیجہ میں اس افسر نے محض انتظامیہ مصلحت کے ماتحت مسلمانوں کو سنڈیکیٹ میں ۵۰ فی صدی نمائندگی دینے کو منظور کیا۔ اور اس پر بھی بعض ایسی قیود عائد کیں۔ جن سے مسلمانوں کی نمائندگی جہاں تک غیر مسلموں کے ساتھ معاملہ داری کا تعلق تھا۔ ایک حد تک بیکار ہو گئی۔

اب چاہیئے کہ ملک کے مسلمان لیڈر بالخصوص ضلع وار مسلم لیگ کمیٹیوں کے پریذیڈنٹ آگے بڑھ کر مسلمان سرمایہ داروں کو اس مقصد کے حصول کے لئے اکٹھا کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ گورنمنٹ کے زیر کنٹرول جس قدر ادارے ہیں۔ ان میں مسلمانوں کو اپنا جائز حصہ دلائیں۔

خاکسار راجہ علی محمد (خانصاحب)
پنشنر ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ کمشنر قادیان۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ ایڈیٹر

نتیجہ امتحان کتاب "نشانِ آسمانی"

امتحان مذ الجنہ اماء اللہ قادیان و بیرونجات کے سوالات کے پرچے الگ الگ تھے۔ اس لئے بیرونجات کا نتیجہ پہلے شائع ہو چکا ہے آج قادیان کا شائع کیا جا رہا ہے۔ آئندہ امتحان ماہ مئی میں کتاب "ہمارا خدا" کے پہلے ۱۲۸ صفحات کا ہوگا۔ تمام ممبرات کو چاہیئے کہ "فاستبقوا الخیرات" کے ماتحت زیادہ سے زیادہ شریک ہوں۔

قادیان کے لجنہ اماء اللہ کے امتحان میں ۸۴ ممبرات نے شرکت کی۔ ۔ کامیاب ہوئی ہیں۔ محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ بنت ملک محمد اسمٰعیل صاحب بھاگلپوری اول اور محترمہ امتہ الرشید شوکت صاحبہ محلہ دارالرحمت دوئم رہی ہیں۔

قادیان۔ محلہ دارالانوار

محترمہ مومنہ خاتون صاحبہ ۲۸/۵۰
" عابدہ خاتون " ۳۱
" اہلیہ مولوی ظہور حسین صاحب " ۲۱
" آنسہ بیگم صاحبہ ۱۷
" محمودہ قدرت " ۳۹
" مسعودہ بیگم بنت خان بہادر ابوالہاشم صاحب مرحوم ۴۲
محترمہ رضیہ بیگم " " " ۳۲
" صالحہ بیگم " " " ۳۵

محلہ دارالعلوم

محترمہ نسیمہ بیگم بنت خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب ۳۳
محترمہ فصیحہ بیگم بنت خلیفہ علیم الدین صاحب ۲۶
محترمہ انیسہ مبارکہ صاحبہ ۲۰
" ام رشید " ۳۰
" امتہ الرحمٰن صاحبہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحب ۳۲
محترمہ سلیمہ ساجدہ صاحبہ ۲۷
" سیدہ شمس النساء " ۲۵
" زبیدہ شفقت " ۱۷
" امتہ الہادی ناہید ۲۵
" سلیمہ قدسیہ بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب مجاہد اٹلی ۲۷

محلہ دارالرحمت

محترمہ مسعودہ خانم بنت مرزا بدر الدین صاحب مرحوم ۱۹
امتہ الرشید شوکت اہلیہ حکیم سیف الرحمٰن صاحب دوئم ۴۴
محترمہ سلیمہ بنت چوہدری بشیر احمد صاحب " " " ۲۶

محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ ۱۸
" آمنہ بیگم بنت مہر ولی محمد صاحب ۳۳
" سعیدہ بیگم اہلیہ مولوی غلام باری صاحب سیف ۱۷
محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ ۱۸
" امتہ المنان قمر بنت مولوی چراغ الدین صاحب ۲۲
" دوستانی بیگم صاحبہ ۲۳
" مبارکہ بیگم صدیقہ اہلیہ مولوی نور الدین صاحب منیر ۳۱
محترمہ حمیدہ دانا صاحبہ ۳۰
محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب ۲۲
محترمہ عائشہ بیگم اہلیہ بابو محمد ایوب صاحب ۲۴
" بشیرہ صدیقہ بنت صوفی غلام محمد صاحب ۲۳
" مومنہ تنویر صاحبہ ۲۸

محلہ دارالفضل

محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ ۲۸
" رضیہ بیگم سلطانہ بنت محمد بخش صاحب ۳۸
" امتہ النصیر صاحبہ ۲۲
" خورشید جہاں بنت ملک محمد صادق صاحب مختار عام ۱۷
محترمہ ثریا رفعت صاحبہ ۲۵
" مریم صدیقہ بنت ماسٹر نور الٰہی صاحب ۳۰
" امتہ الہادی صاحبہ ۲۲
" امتہ اللطیف صاحبہ بنت بابو محمد بشیر صاحب چغتائی ۳۴
محترمہ منور سلطانہ دختر محمد بخش صاحب ۴۰
محترمہ سلمٰی بیگم صاحبہ ۲۸
" سعیدہ بیگم اہلیہ مرزا آفتاب احمد صاحب ۱۷
محترمہ مبارکہ مسعودہ بنت چوہدری محمد بوٹا صاحب ۲۲

محترمہ نعمت اللہ ثروت ۱۷
" ام سلمہ صالحہ بیگم صاحبہ ۳۲

دار السعۃ

محترمہ حلیمہ طاہرہ بیگم صاحبہ ۳۰

دار الشکر

محترمہ امتہ العزیز صاحبہ ۳۴
" رشیدہ سلمٰی ۳۸

حلقہ مسجد فضل

" طاہرہ بیگم صاحبہ ۲۵
محترمہ رسول بیگم بنت مہر دین صاحب ۱۷
" محمودہ بیگم صاحبہ ۳۰
" ثریا " ۲۱

حلقہ مسجد مبارک

محترمہ جمیلہ عرفانی صاحبہ ۲۷
" امتہ الرحمٰن محمودہ " ۳۷

محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ ۳۱
" عزیزہ ذکیہ ۱۲
" ہاجرہ بیگم " ۱۸
" امتہ الرحیم بنت محمد یامین صاحب ۴۲
" امتہ القیوم جماعت ہشتم ۳۳

دار البرکات

محترمہ امتہ العلیٰ حبیب صاحبہ ۱۸
" مبارکہ شوکت اہلیہ حافظ قدرت اللہ صاحب ۳۰

دار الفتوح

محترمہ امتہ اللطیف صاحبہ ۲۱ محترمہ بشریٰ شمس ۲۴ محترمہ الحی مرغوب صاحبہ ۲۲ محترمہ امتہ الرشید صاحبہ ۲۲ محترمہ ذکیہ صاحبہ بنت ملک محمد اسمٰعیل صاحب بھاگلپوری اول
محترمہ عزیزہ خانم بنت ڈاکٹر فیاض الدین صاحب ۲۷
" جمیلہ خانم " " بھاگلپوری مقیم قادیان ۴۰

پونا اور اس کے گرد و نواح کے احمدی دوستوں کیلئے ضروری اعلان

تمام احمدی احباب جو پونا۔ کرکی۔ دیہو روڈ۔ ڈھونڈھ یا کسی اور نزدیک جگہ تشریف رکھتے ہوں۔ وہ ازراہِ مہربانی اپنے اپنے پتہ سے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

"جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ پونا معرفت پوسٹ بکس نمبر ۱۸۳ پونا ۱"۔

اور اگر ان کو موقعہ مل سکے تو خود مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لائیں

صوبیدار بشیر احمد صاحب وی۔ سی۔ او ز میس V.C.O.S MESS (1
آئی۔ اے۔ ایم۔ سی۔ سینٹر (ساؤتھ) I.A.M.C Centre (S)
پونا POONA

وی۔ سی۔ او ز میس کی جائے وقوع گورنگاؤں آئی۔ ای۔ ایم۔ ای ورکشاپ اور ہالینڈ سٹی کے درمیان ہے۔

(صلاح الدین)

احباب محتاط رہیں

پیشتر ازیں اخبار الفضل میں دو تین بار امورعامہ کی طرف سے یہ وضاحت ایک شخص مسمی حکیم فضل الٰہی ساکن تلونڈی کھجورو الی حال نارووال کے متعلق اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کر کے جماعت امرتسر کا اس طرح اور کئی افراد جماعت کا ہزاروں روپیہ کھانے کے بعد سرنگ مفرور ہو گیا تھا۔ اور وہاں سے کوہ مری چلا گیا۔ اور اپنا نام بجائے فضل الٰہی کے حکیم محمد عبد اللہ رکھ کر اپنے آپ کو غیر احمدی ظاہر کر کے دوبارہ بیعت خلافت ثانیہ کی۔ اور ان دنوں جماعت نارووال میں مقیم ہے اور حکمت کی دوکان کھولی ہوئی ہے۔ اور وہاں سے بھی احباب جماعت کا کافی روپیہ اس طرح پر کھا گیا ہے۔ حالانکہ ایسی ہی بدمعاملگیوں کی بنا پر اسے جماعت سے خارج کیا جا چکا ہوا ہے۔ اب پھر نظارت ہذا کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دوست اس شخص سے محتاط رہنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کر کے روپیہ بٹورتا ہے۔ اور کبھی غیر احمدی بن کر ان پر تبلیغ وہ کر بیعت کر لیتا ہے۔ [illegible] افراد اور پریذیڈنٹ صاحبان و دیگر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ اپنی اپنی جماعتوں میں [illegible] [illegible]
[illegible] اس شخص سے [illegible] اور [illegible] ناظر امور عامہ

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ ککروں اور نظر کی کمزوری۔ چیپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔

قیمت فی تولہ ۸؍ ۔ چھ ماشہ ۶؍ ۔ تین ماشہ ۱۲

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے

اکیس ۲۱ اکیس ۲۱ ہزار روپے کے دو ۲ انعام

جو صاحب ان کو پبلک جلسہ میں حلف اٹھانے کے لئے تیار کریں گے ان کو دو ۲ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اس کے متعلق اردو یا انگریزی رسالہ کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جائے گا۔

عبداللہ الہ دین بلڈنگس سکندرآباد دکن

فوری ضرورت

ہم سندھ کی ایک اسٹیٹ میں ایک شادی شدہ استاد کی جو چھوٹے بچوں کی تعلیم دے اور تربیت کر سکے۔ فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ ماہوار ۲۵ روپے جنگ الاونس ۹ روپے اور ایک من غلہ ماہوار۔ کوئی نوکر رکھنے کی صورت میں دس روپے۔ مزید علاوہ اسٹیٹ کی دیگر رعایتوں کے لی گے۔ تعلیم میٹر کولیشن۔ دیانت دار تجربہ کار محنتی ہو۔ بیوی دینی تعلیم یافتہ ہو کہ عورتوں کو معمولی مگر ضروری دینی تعلیم دے سکے اسے لجنہ کی طرف سے سب الاونس ملے گا

انچارج دفتر ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

ضرورت رشتہ

ایک بائیس ۲۲ سالہ احمدی دوست کیلئے ۱۷ سال تک کی عمر کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکی خوبصورت۔ امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہو۔ تعلیم معمولی زیادہ سے زیادہ مڈل تک۔ یہ دوست اپنے کاروبار کے سلسلہ میں افریقہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ قادیان میں اپنی ذاتی جائداد اور مکان ہے۔ جہیز وغیرہ کی کوئی قید نہیں۔ ہو ہار تر کھان ذات کو ترجیح دی جائے گی۔۔ ایم۔ ایچ۔ کے معرفت دفتر رشتہ ناطہ قادیان

زمین کے خریداروں کیلئے نادر موقعہ

محلہ دارالانوار کے جنوب مشرق میں ۳۲ قطعات سکنی زمین کے ۳۰ فٹ اور ۶۰ فٹ کی سڑکوں پر دو دو چار چار کنال کے موجود ہیں۔ جن پر کوٹھیاں اور نئی طرز کے مکان بنائے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے اس وقت چودہ ۱۴ قطعات قابل فروخت ہیں۔ اس جگہ مسجد، کھیلنے کے میدان اور اسکول کیلئے زمین بھی چھوڑی گئی ہے۔ احباب نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔

المشتہر (میاں) مسعود احمد خاں دارالسلام قادیان

بمبئی ایجنسی

اسکول اور کالج کے بچوں اور بچیوں کے لئے

(۱) نفیس اور مضبوط فاونٹین پن ۔ دس روپیہ فی عدد

(۲) اعلیٰ قسم کا خوشبودار اور مختلف الالوان فیس پاوڈر برائے مستورات دس آنہ فی ڈبہ

(۳) آپ کی اشیاء کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے Moth Destroyer ہر گھر کے لئے سات آنہ فی پیکٹ

نوٹ:۔ تاجروں اور کم از کم سو روپیہ کے خریدار کو بیس ۲۰ فیصدی کمیشن دی جائے گی۔ مندرجہ بالا چیزیں تحریک جدید انگلستان کی ایجنسی نے بمبئی ایجنسی کو ابھی ابھی بھجوائی ہیں۔ احباب ان اچھی اور سستی چیزوں کو خرید کر فائدہ اٹھائیں۔

یونیورسل اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی ۲۳ جمشید فیروز محل

ابراھیم رحمت اللہ روڈ بمبئی نمبر ۳

پیپل کی داڑھی کی اشد ضرورت

دوائی کے طور پر استعمال کرنے کے لئے پیپل کی داڑھی کم از کم پانچ تولہ کی اشد ضرورت ہے جو صاحب تلاش کر کے ارسال کریں گے۔ ان کو اخراجات کے علاوہ پانچ روپے انعام بھی پیش کیا جائیگا۔ مگر ارسال کرنے سے قبل بذریعہ خط اطلاع دیں۔ اور میرا جواب ملنے کے بعد ارسال کریں

خاکسار نورالدین ذیلدار چک ۱۰/۶ ۔ ڈاکخانہ خاص براستہ ہڑپہ ضلع منٹگمری

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ مینیجر

بواسیر کی بار بار کی تجربہ شدہ اور نہایت مفید دوا طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں!

قیمت ایک ماہ کا کورس آٹھ روپے

ضروری خبریں!

پنڈت نہرو کے رویہ میں خوشگوار تبدیلی
لیگ کانگرس سمجھوتہ کی ضرورت کا احساس

نئی دہلی ۱۴ اپریل - کل یوم جلیانوالہ باغ کی تقریب پر پنڈت نہرو نے تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا - کہ اس وقت ہمارے لئے ضروری ہے کہ دوستانہ گفت و شنید کے ساتھ باہمی اختلافات کو رفع کرلیں۔ آپ نے کہا کانگرس ورکنگ کمیٹی نے مارچ میں باضابطہ طور پر مسلم لیگ کو سمجھوتہ کے لئے گفت و شنید کرنے کی دعوت دی تھی - لیکن مجھے افسوس ہے کہ مسلم لیگ نے ابھی تک اس دعوت کی طرف توجہ نہیں دی - کانگرس چاہتی ہے کہ ہم اپنے اختلافات بجائے دوسرا(؟) کے خود رفع کرلیں - لیکن مسلم لیگ کے رویہ کی بنا پر میں نہیں کہہ سکتا کہ لیگ اور کانگرس کے درمیان تبادلہ خیالات ہوگا بھی یا نہیں۔ آپ نے کہا پاکستان کا فیصلہ یا جنگ سے ہوسکتا ہے یا باہمی تبادلہ خیالات سے - بہرحال یہ امر یقینی ہے کہ ہندوستان کے کسی صوبہ یا حصہ کو جبراً ہندوستان یا پاکستان میں شامل نہیں کیا جاسکتا - اگر سندھ بنگال اور پنجاب کا کچھ حصہ مرکز سے الگ رہنا چاہے - تو ہم انہیں روک نہیں سکتے - لیکن میرا خیال ہے کہ اس سے خود ان صوبوں کو نقصان اٹھانا پڑے گا - فرقہ وارانہ فسادات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اس وقت ملک میں جو فسادات شروع ہیں - ان کی نوعیت پہلے فسادات سے بالکل مختلف ہے یہ فسادات خالص سیاسی وجوہ کی خاطر اور طاقت حاصل کرنے کی غرض سے کئے جارہے ہیں - ان کی وجہ سے صرف باہمی بداعتمادی اور شکوک ہیں - اگر یہ جھگڑے نمودار نہ ہوتے - تو ہندوستان آج بھی دنیا کے بڑے بڑے ممالک کی صف میں شمار ہوسکتا تھا - آپ نے کہا میرے ذہن میں آزاد ہندوستان کا جو نقشہ ہے اس کے تحت ہندوستان میں نہ ہندوؤں کی حکومت ہوگی نہ مسلمانوں کی - بلکہ صرف ہندوستانیوں کی حکومت ہوگی -

تقسیم بنگال کی منظم کوششیں

کلکتہ ۱۴ اپریل - بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی کے صدر نے ایک کونسل آف ایکشن بنائی ہے - جس کے ذریعہ وسیع پیمانے پر رضاکار منظم کئے جائیں گے - ہندوؤں میں تقسیم بنگال کا پراپیگنڈا کیا جائے گا اور اس کے بعد اس سلسلے میں استصواب رائے کیا جائے گا - ایک کمیٹی بھی مقرر کی جائے گی جو تقسیم کے سلسلے میں سرحدوں کی تعیین کرے گی - مہاسبھائی لیڈر ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے بھی اس کونسل سے تعاون کرنے کا فیصلہ کیا ہے

مطالبہ پاکستان پر ڈٹے رہو
مسٹر جناح کی تقریر

نئی دہلی ۱۴ اپریل - مرکزی اسمبلی کی لیگ پارٹی کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا - حالات خواہ کوئی شکل اختیار کرجائیں۔ ہمارا فرض ہے پاکستان کے مطالبہ پر استقلال کے ساتھ قائم رہیں اور کسی صورت میں بھی کمزوری نہ دکھائیں آپ نے کہا اگر ہم میں اتحاد اور ڈسپلن قائم رہا - تو کوئی طاقت پاکستان کو روک نہیں سکتی -

فرقہ وارانہ فسادات کے شعلے

امرتسر ۱۴ اپریل - کل چار گھنٹہ کے لئے کرفیو آرڈر کی پابندی اٹھائی گئی تھی - اس عرصہ میں چھرا گھونپنے اور آگ لگانے کی متعدد وارداتیں ہوگئیں - آج نو بجے صبح دو بجے دوپہر تک کرفیو کی پابندی اٹھائی جائے گی - سول لائن میں رات کے آٹھ بجے سے صبح کے چھ بجے تک کرفیو نافذ رہا کرے گا - اس کے سوا پنجاب کے تمام اضلاع میں امن ہے - بنارس کے باشندوں پر فساد میں حصہ لینے کی پاداش میں تین لاکھ ۷۷ ہزار روپیہ اجتماعی جرمانہ کیا گیا ہے - اس میں سے دو لاکھ سولہ ہزار روپیہ مسلمانوں کے ذمہ لگایا گیا ہے اور ایک لاکھ ۶۱ ہزار روپیہ ہندوؤں سے

وصول کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۴ اپریل ایک دو روز تک ہندوستان کے تمام صوبوں کے گورنروں کی ایک اہم کانفرنس شروع ہونے والی ہے - سی - پی اور برار کے گورنر کل عازم دہلی ہوگئے تھے - پنجاب سرحد اور مدراس کے گورنر آج روانہ ہوگئے ہیں - اس کانفرنس کے ساتھ سیاسی گفت و شنید ایک نئے مرحلے میں داخل ہوجائے گی -

دہلی ۱۴ اپریل - ۲۱، ۲۰ اپریل کو آل انڈیا مومن کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا - جس میں مومن کانفرنس کے صدر کے اس بیان پر غور کیا جائے گا - جس میں انہوں نے کانفرنس کے تمام ارکان کو کانگرس سے علیحدہ ہوجانے اور مسلم لیگ میں شامل ہوجانے کا مشورہ دیا تھا -

لکھنؤ ۱۴ اپریل معلوم ہوا ہے کہ لوکل باڈیز میں مشترکہ انتخابات رائج کرنے کے سلسلے میں یو - پی گورنمنٹ اور یو - پی اسمبلی کی حزب مخالف یعنی مسلم لیگ پارٹی کے درمیان جو بات چیت ہورہی تھی وہ ناکام ہوگئی ہے - اور گفت و شنید ٹوٹ چکی ہے -

پٹنہ ۱۴ اپریل - گاندھی جی پٹنہ پہنچ گئے ہیں - آپ بہار کے فساد زدہ علاقہ کا دورہ دوبارہ شروع کردیں گے - گرمی کی زیادتی کی وجہ سے دور دراز علاقوں کا دورہ کرنے کا پروگرام اب منسوخ کردیا گیا ہے۔

کراچی ۱۴ اپریل - ہندوستان، برما اور لنکا کی کارپوریشنوں کے میئروں کی کانفرنس ختم ہوگئی ہے - کانفرنس نے مسٹر ٹرکے سوھوا کو اس امر کا اختیار دیا ہے کہ وہ حکومت ہند کے ہوم سیکرٹری مسٹر ڈاؤ(؟) سے ملاقات کریں - اور ان سے یہ مطالبہ کریں کہ ملکی ٹیکس کا کچھ حصہ کارپوریشنوں کو ملنا چاہیئے۔

لنڈن ۱۴ اپریل - امریکہ کے سابق وائس صدر مسٹر ہنری نے لنڈن میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ آئندہ دنیا کو جنگ کے مصائب سے بچانے کا کامیاب طریق یہ ہے کہ ہم غربا کی حالت کو سدھارنے کی کوشش کریں۔

نیروبی ۱۴ اپریل - برطانوی حکومت نے کینیا اور یوگنڈا کے متعلق ایک قرطاس ابیض میں جو تجاویز پیش کی ہیں۔ مشرقی افریقہ کے ہندوستانیوں کی یونین نے انہیں نامنظور کردیا

احمدیت کا ذکر انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز میں

احمدیت

سلسلہ احمدیہ ایک نئی اسلامی تحریک جس کی بنیاد حضرت غلام احمد (مسیح موعود علیہ السلام) قادیانی نے رکھی - مثیل عیسےٰ ہونے کے لحاظ سے آپ نے ۱۸۷۹ء میں مہدی مسعود اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا - آپ نے جہاد (جنگ مقدس) کے معنی صداقت کے لئے جدوجہد کئے ہیں - اس جماعت کے مخلصین ایشیا - افریقہ - یورپ اور امریکہ میں وسیع پیمانہ پر تبلیغی مہم کامیابی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں (انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز مؤلفہ ورجل اس فرم پی - ایچ ڈی صدر امریکن سٹی آلوجیکل سوسائٹی)

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اصحاب ذیل کو مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے یکم مئی ۱۹۴۷ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک امیر مقرر فرمایا ہے۔

(۱) جماعت احمدیہ پاکپٹن - چوہدری غلام احمد خانصاحب ایڈووکیٹ

(۲) " " کانگڑہ - چوہدری عبدالرحیم صاحب

" مولوی عبدالمنان صاحب (نائب امیر)

(۳) " " جہلم - سید زمان شاہ صاحب

(۴) " " مدراس - خان بہادر مولوی محمد صاحب

(۵) جماعت احمدیہ انبالہ - بابو عبدالحمید صاحب ہیڈ سگنیلر

نوٹ:- امارت انبالہ کی منظوری بوجہ وفات بابو عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ ۱۷ مارچ ۱۹۴۷ء سے ہے

ناظر اعلیٰ قادیان